رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳
REGISTERD NO A 783



جلد ۱۱ نمبر ۲۲

مضامین غیر

پنجشنبہ ۔ ۲۶ اگست ۱۹۲۶ء

موتیا بند

یعنی

تبصرۂ شعر الہند

نمبر ۶

(تتمہ ۔ ۱۲ اگست ۱۹۲۶ء)

چو بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطا است
سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجا است

مصنف صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

"لیکن یہ پتا چلانا سخت دشوار ہے کہ ولی نے حسب ہدایت شاہ گلشن فارسی زبان سے کیا کیا مضامین چھینے" فصحا پتا چلانا نہیں کہتے پتا لگانا کہتے ہیں۔ دیکھا آپ نے بس یہی فرق ہے آپ میں اور ہم میں۔ اے حضرت "پتا" کوئی بیچ نہیں ہے اسے محاورے کی دُم میں نہ جلایئے۔ آپ ایک محقق اُردو بن کے دُنیا کے سامنے آئے ہیں۔ جن لوگوں کے کلام سمجھنے کی بھی آپ کو استعداد نہیں ہے اون پر آپ نے فقرے چُست کئے ہیں مگر خود آپ کی اُردو دانی کا یہ حال ہے کہ پتا چلاتے ہیں اور تحقیق کا یہ حال ہے کہ کتاب بھر جہل و نادانی کے اقرار سے مملو ہے۔ کسی نظریہ میں قول فیصل کا قتل پڑا نہیں لگتا جب کسی بات کا پتا نہیں چلتا تو بیکار زحمت کیوں برداشت فرمائی۔

پھر فرماتے ہیں:۔

تاہم بعض باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اُنھوں نے اون کے اس ارشاد کی بھی تعمیل کی فلاں خسرو کی ایک مشہور غزل ہے۔ . . . .
نظیری کی ایک غزل ہے . . . . ولی نے بھی اس زمین میں غزل کہی ہے۔ لیکن چونکہ ردیف اُردو میں نہیں آسکتی تھی اس لئے اوسکا ترجمہ کر لیا ہے . . . . .
اور صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا ہے بلکہ نظیری کا یہ مضمون کہ

بجان گرفتہ جا بیان جان شیرین
کہ توان ترا دجان را زہم امتیاز کردن

بعینہٖ اُڑا لیا ہے ؎

ایسا بسا ہے آکر تیرا خیال جیو مین
مشکل ہے جیو سون تجھکو اب امتیاز کرنا

واقعی حضرت مصنف نے خوب پتا چلایا اگر یوں پتا نہ چلاتے تو شاید دُنیا ان افادات سے واقف نہ ہوتی کہ ولی نے ردیف کا ترجمہ کر لیا۔ اور نظیری کا یہ مضمون بعینہٖ اُڑا لیا۔ اب مصنف صاحب بُرا نہ مانیں تو ہم پوچھیں کہ نظیری نے یہ مضمون کہاں سے اُڑایا۔ یہ گیا معنی کہ طالب و مطلوب کا یکذات ہو جانا ان دونوں چیزوں کا حاصل ہے جن شعرا کے دیوان آج دُنیا میں موجود ہیں اون میں سے کسی ایک ہی شاعر کا نام لے دیجئے جس نے یہ مضمون نہ اُڑایا ہو۔ یہی مضمون تصوف کی جان ہے۔ پس ایسے مضمون کے بارے میں یہ کہنا کہ "اُڑا لیا" سراسر بے ڈھنگا پن ہے۔ آپ خود اپنی طرف دیکھئے آپ نے شعر الہند میں سیکڑوں مصنفوں کے مضامین اُڑائے ہیں۔ کہیں منقول عنہ کا نام لیا ہے کہیں اُڑا دیا ہے۔ نظیری کے شعر میں "تتوان" کو "کہ توان" پڑھا ہے۔ ایسی خطا ولی سے سرزد نہیں ہوئی زیادہ سے زیادہ اوس پر الزام وارد ہو سکتا ہے تو اتنا ہی کہ اوس نے ترجمہ کر دیا۔ پھر اسین عیب کیا ہے ایک غازی پوری مولوی بدھنا صاحب

اے زبردست زیر دست آزار
گرم تا کے بماند این بازار

کا ترجمہ اس طرح کرتے ہیں ہرگز مورد الزام نہیں ؎

اے چیرہ دستہ چیرہ دستہ کے دکھ دینا
تتی کب تا نین نبہے تری بجسر یا

تو ولی جس نے نہایت حسن سلیقہ کے ساتھ نظیری کے شعر کا ترجمہ کیا ہے کس طرح مورد الزام ہے۔ ترجمہ کو "سرقہ" کہنا ویسا ہی ہے جیسا یہ کہنا کہ:۔

"ان بزرگوں کی مشترک خصوصیت ایہام گوئی یعنے رعایت لفظی ہے"

جو شخص ایہام کا ترجمہ رعایت لفظی کرتا ہو۔ وہ شعر الہند لکھنے کا دعوے کرے کیسی غضب کی بات ہے۔

شیخ شرف الدین مضمون کے ان دونو شعروں کو ایہام یعنے رعایت لفظی کے تحت میں درج کرنا سلیقۂ سخن فہمی پر دلالت کرتا ہے ؎

کرے ہے دار بھی کامل کو سرتاج
ہوا منصور سے یہ نکتہ حل آج

دیگر ؎

چلا کشتی میں آگے سے جو وہ محبوب جاتا ہے
کبھی آنکھیں بھر آتی ہیں کبھی جی ڈوب جاتا ہے

ایہام و توریہ دونو ایک ہیں۔ ایہام کی حد یہ ہے کہ قائل اپنے کلام میں ایسی لفظ لائے جس کے دو معنی ہوں ایک قریب اور دوسرا بعید۔ سننے والے کا ذہن معنی قریب کی طرف منتقل ہو مگر شاعر معنی بعید مراد لے۔ نہ پہلے شعر میں کوئی لفظ موہوم ہے نہ دوسرے میں۔ پہلے شعر کا مفہوم بھی واضح ہے کہ منصور ایک مرد کامل العشق تھا جسے دار نے بھی باوجود غیر ذی عقل ہونے کے سرتاج بنایا یہ اشارہ ہے ؎

کسب کمال کن کہ عزیز جہان شوی

کی طرف۔ اور دوسرے شعر کا مطلب بھی صاف ہے یعنی کشتی کے ڈوبنے اور چلنے سے کبھی جی ڈوب جاتا ہے کبھی آنسو بھر آتے ہیں جی ڈوبنا محاورہ ہے۔ کشتی کی تشبیہ محبوب کی آنکھ سے اور اوسکے پانی میں روان ہونے یا نگاہوں سے غائب ہونے کی تشبیہ جی ڈوبنے کے ساتھ تشبیہ بالکنایہ ہے جس میں حرف تشبیہ مذکور نہیں نہ کہ ایہام۔ ان دونو شعروں میں حسن تعلیل کی صنعت بھی ہے۔

اس غلطی کی اصل وجہ ایسی لطیفت ہے کہ غالباً ناظرین اُسے سنتے ہی پیٹ پکڑ کے ہنسیں گے بات یہ ہے کہ اتفاقاً حضرت مصنف شعر الہند نے تذکرۂ قدرت میں یہ عبارت دیکھ لی۔

"ہمہ از طبقۂ شاعران دکن کہ معاصر ولی بودند

رواج ایہام بسیار شد سرد و فرو و سر آمد ایہام گویان
نجم الدین عرف شاہ مبارک متخلص بہ آبرو۔"

اب لیاقت جتانے کے لئے ضرور ہوا کہ اس کی مثالیں بیان کر دی جائیں اور یہ مضمون اپنا بنا لیا جائے۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے حضرت مصنف سے قبل ایک علی مقلس بھی یہی حرکت کر چکے ہیں چنانچہ مشہور ہے کہ ایک صاحب اپنے دوست کے ساتھ ادائے تعزیت کی غرض سے تشریف لے گئے بیچارے سوگوار صاحب اپنے بیٹے کے غم میں مبتلا تھے انکے دوست نے ان الفاظ میں تعزیت کی رسم ادا کی۔

"خدا آپکو نعم البدل عنایت کرے"

علی مقلس صاحب نے "نعم البدل" کا فقرہ سُنا اور بغیر معنی مطلب دریافت کئے حافظہ کی نوٹ بک میں لکھ لیا کہ بھی جہاں کہیں لیاقت جتانے کا موقع ملیگا ہم بھی یہی کہیں گے۔ اتفاقاً مولانا مقلس العلم ندوی المکرم کرمی کے دوست یتیم ہوگئے مراد برادر کی تعزیت کو پدر مردہ دوست کے پاس پہونچے اور بے دھڑک کہ بیٹھے۔

"خدا آپکو نعم البدل عنایت کرے"

سنتے ہیں کہ دوست صاحب اس تعزیت سے خوش نہیں ہوئے کچھ جوتی آلات پذیرائی کا استعمال کیا اور گھر سے نکلوا دیا۔

علی ہذا قیاس ہمارے دوست شعرانہ صاحب نے بھی تذکرۂ قدرت میں ایہام کی اصطلاحات دیکھ پائی تھیں بھلا ایسی نایاب لفظ بغیر استعمال کئے کیونکر زندگی آسان ہوتی جیسی شعروں "القول بالموجب" تشبیہ بالکنایہ مراعاۃ النظیر اشتقاق کی صنعت ہوتی ہو آج بھی ایہام کی دم میں باندھ دیا۔ اب یہ تو کوئی نہ کہیگا کہ حضرت مصنف صنائع و بدائع لفظی و معنوی سے واقف نہیں ہیں؛

و ہو المطلوب۔

ایک بات اور قابل لحاظ ہے کہ ہمارے مصنف صاحب نے فقط خدا معت نقل کی غرض سے ... فارسی زبان سے ناواقف۔

نجمی کا شعر جو تعریف میں پہلے نقل کیا تھا۔ دوبارہ میر حسن کے تذکرے سے جو عبارت نقل فرمائی ہے وہ بھی غلط ہے۔ میر حسن نے لکھا ہے "فراقی دکھنی در شاہ جہان آباد آمدہ بود طبع موزوں داشت و بسیار بصفا حرف می زد خدا بخشش بیامرزد"۔

آپ لکھتے ہیں "حرف می زند"۔

(باقی آئندہ)

راقم۔ رفیع الخیال کھلکھل

غرض بیچ گیا یا کھو گیا۔

شیخ جی شطرنج میں مصروف تھے کہ آدمی نے کہا۔

"حضور چھوٹے شیخ صاحب کو ہیضہ ہو گیا"

بات کچھ قابل تردد و تشویش نہ تھی۔ شطرنج کا شغل جاری رہا شام ہو گئی صاحبزادہ ملک الموت سے مات کھا گیا۔

خادم نے پھر اطلاع دی۔

"ہو ہو ہو۔ چھوٹے میاں چل بسے"

شیخ صاحب نے فرمایا۔

"تو اب کاہے کی جلدی ہے۔ لاؤ ایک بازی اور کھیلیں"

سنتے ہیں کہ جب شیخ صاحب نے صاحبزادے کے دفن کی اطلاع پائی تو پھر اطمینان قلب آشفتہ ہوا۔

موکل نے وکیل صاحب سے مقدمہ کہا۔

وکیل۔ "مقدمہ بہت زبردست ہے۔"

موکل۔ "تو میں جیت جاؤنگا۔"

موکل نے کاغذ سمیٹے بستہ بغل میں دبایا۔

وکیل۔ "صاحب کہاں چلے؟"

موکل۔ "غریب خانہ"

وکیل۔ "کیوں؟"

موکل۔ "اس لئے کہ دعوی زبردست ہے۔ اور بندہ مدعا علیہ ہے۔"



کمترین شوہران

"بھلا میرے معاملات میں تمہیں کیا دخل ہے؟"

"جی غلطی ہوئی۔ آپ کونسل میں جائیے میں گھر کی دیکھ بھال کرونگی۔"

ابھی ابی کچھ

نوبت عجیب شے ہے۔ ایک شطرنج کے کھلاڑی بیکل بہ چال اترتے جاتے تھے اور چال بھی اپنے جاتے تھے۔ آپ جانے شطرنج کوئی شناسائی تو ہے نہیں جو پیچھے چھا جائے "لاؤ دو ایک سادہ" کر چکے۔ غرض ... میں ایک مہرے کی ... سادہ مہرہ تو مل گیا مگر آدمی کے متعلق ... لوگوں کو شک ہے کہ مسل جی کے پیٹ میں چھپا لیا۔

عورت۔ "کیوں بے لڑکے تو سگریٹ پیتا ہے کون تیری ماں ہے؟"

لڑکا۔ "کیوں۔ بی تو غیر مرد سے بات کرتی ہے۔ کون تیرے میاں ہیں۔"

خیالات کی دھماچوکڑی

ڈاکٹر مونجے کے خیالات

ڈنڈا چلاؤ اور دکھاؤ پٹے کے ہاتھ   ڈنٹر پیلو کسرتیں کرو اور چھوڑدو دال بھات
اس میں شریف قوم ہو کوئی کہ نیچ ذات   سب سے مرا خطاب ہے سب سیکھو داؤں گھات

دو چار ہاتھ لڑ لو جو وقت نبرد ہو
ہمت مقابلہ میں نہ ہارو کہ مرد ہو

ستی کے شیر بنکے نہ دنیا میں تم رہو   گر اشتعال کوئی دلائے تو تم لڑو
ہر وقت اتحاد کو پیش نظر رکھو   ہندو کو اب جہان میں مسلمان ہونے دو

مذہب میں ہے کرو روں کا کھاتا پڑا ہوا
خالی ہوا جو گھر تھا کبھی کچھ بھرا ہوا

پنڈت مالوی جی کے خیالات

باندھیں تمام عورتیں چھریاں کٹاریاں   دستانیں پہنیں ہاتھوں میں اور چھوڑیں چوڑیاں
ڈالیں گلوں میں نیچے پھینکیں یہ سیلیاں   دھوتی کے بدلے جسم میں ہوں خاص وردیاں

غنڈے ہیں سر اٹھائے ہمیں ڈھیر ہوئیں گے
جب آئیں گے مقابلہ پر زیر ہوئیں گے

باجا بجے گا لاکھ کہے جاؤ نعل تو   گر جنگ کا خیال ہے دل کو لگی ہے لو
میدان میں آ ڈٹے ہونڈنے جاؤ کوئی کہو   ہندو بھی پانسو ہوں مسلمان بھی پانسو

پھر دیکھ لیں گے ہم کہ زبردست کون ہے
کس بل زیادہ کس میں ہے اور پست کون ہے

سوامی شردھانند کے خیالات

ہندو کبھی نہ دب کے رہیں گے جہان میں   اب وہ بھی ہو سنائیں گے اک اک زبان میں
اون کی بھی تیغ لوٹ رہی ہے میان میں   اک اک کو گھس کے پیٹیں گے وہ بھی مکان میں

وہ دن گئے کہ تو ندسے چلنا محال تھا
ڈرتے تھے رستے بھڑنے سے یہ سبکا حال تھا

اب میں یہ دیکھ دیکھ کے ہوتا ہوں شادکام   کل جن پہ غنڈے خوب اکڑتے تھے صبح و شام
ہندو وہ باتیں سیکھتے جاتے ہیں سب تمام   تیار ہیں ہر ایک طرح بہر انتقام

لوٹیں گے اور آگ سے گھر بھی جلائیں گے
کوٹھوں سے ڈھیلے پھینکیں گے گولی چلائینگے

مسلمانوں کے خیالات

لکڑی ہو یا بنا ہو بنٹھی ہو یا چھرا   بیکار ہے جو دل میں نہ جرأت کا ہو پتا
تعداد ہندوؤں کی گھٹتی ہے اگر ذرا   لڑوائے اب کوئی اوسے پوری کریگا کیا

یہ ہے خیال خام جو دل میں سمایا ہے
کس نے جہان میں یوں گلا پنا بنایا ہے

ہندوستان میں جمنا دیا آرو پکا اب   شیشی بھی ہار کر گھار میں وہ روز و شب

رکھیں بہ شوق عورتیں ہتھیار سب کی سب   باجا بجائیں سامنے مسجد کے آئیں جب

گر پانسو بھی ہوں تو کوئی اس کا غم نہیں
لوٹے میں گوشت خور کسی سے بھی کم نہیں

کستا ہے کون دب کے کسی سے کوئی رہے   دن رات اپنے ڈنڈے پہ حملہ ہوا کرے
ہو اپنے دل میں شاد کسی کا جو گھر جلے   مال و متاع چھین نے سبکا کھڑے کھڑے

کیا کہتا مری جان یہ جو ہری اور ہیں
ڈھیلے جو پاس رکھے ہیں تیور ہی اور ہیں

این جانب کے خیالات

اصلاح کی یہ شان ہے کیا ہے یہ سر بری!   تقریریں کرکے ملک میں ڈلوائیں ابتری
لڑوائیں خوب خوب مگر خود رہیں بری   لکھے پڑھے ہیں اور جہالت ہے یہ بھری

مطلب تو یہ ہے نام ہو روشن جہان میں
انڈے پراٹھے سامنے رکھے ہوں خوان میں

راقم۔ محب وطن

شاعری

اس نام سے ایک دو صفحہ اشتہار خدا جانے کس غرض سے بھیجنے والے نے بھیجا ہے۔ حضرت پنچ کوئی زمانہ بھر کی شاعری کے ٹھیکے دار نہیں ہیں۔ اگر بھیجنے کا یہ مطلب ہوتا کہ منصفانہ ریویو کیا جائے تو خیر یہاں بھی عذر نہ تھا مگر "نیاز مند اکرام حسین صاحب اکرام" (مضمون نگار) آخر مضمون میں لکھتے ہیں کہ "اودھ پنچ کے ایڈیٹر کو دوجواب معقول کے عوض) دوستی کا واسطہ دلاکر گالیوں کی بوچھار کرنے پر مجبور کیا جائیگا" جس سے غالباً اون کا یہ مطلب ہے کہ اودھ پنچ معترض علیہ کا حامی ہے حالانکہ یہ خیال ہی خیال ہے نا واجب جنبہ داری ایک خلقی عیب ہے اور مولانا اودھ پنچ محض فن ادب ہی کے مصلح نہیں ہیں اونکا فرض منصبی اخلاقی اصول کی نگرانی بھی ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ جناب اخضر اکبرآبادی نے شاید حضرت محسن کاکوروی کے اشعار کی تخمیس فرمائی ہے۔ نیاز مند اکرام حسین صاحب اکرام بعض اشعار پر معترض ہیں۔ مطلع پر جو مصرعے لگائے گئے ہیں اون پر اعتراض غیر وارد ہے۔ جناب محسن کا مطلع ہے ؎

ہے منزل ایک یہ کنعان کی تلبیہ زارو مضطر میں   یہ مہمان عزیز اترا ہے کس اجڑے ہوئے گھر میں

قافیہ مضطر، گھر، سر، اخضر وغیرہ ہے۔ مگر اخضر صاحب نے یہ مصرعے لگائے ہیں ؎

الہٰی کون سی خوبی تھی مجھ بیکار و مضطر میں   کمان تھی یہ توانائی بھلا نا چار و مضطر میں

نئی اک روح پیدا ہو گئی بیمار و مضطر میں

یعنی اخضر صاحب نے زار و بیمار کو قافیہ مان لیا۔ یہ کوئی عیب نہیں ہے بات یہ ہے کہ تضمین کرنے والے کو صرف پہلے مصرعے سے علاقہ ہوتا ہے مصرع ثانی سے نہیں ہوتا۔ اگر اخضر صاحب کنعان کو قافیہ قرار دیتے جب بھی کوئی اعتراض

نہ ہوتا۔ دوسرے بند پر اعتراض صحیح ہے جس میں "علی" کا قافیہ مکرر ہو گیا ہے۔ ممکن ہے کہ یہ کاتب کی فروگذاشت ہو ایسی واضح غلطی ایک مشاق شاعر سے نہیں ہو سکتی تیسرے بند کا پہلا مصرع بھی اگر یہ ہے تو صحیح نہیں ہے۔

شب معراج تھی مصروف خاطر مضیٔ مولا

خاطر بمعنی مدارات اُردو ہے۔

چوتھے بند کا دوسرا مصرع یہ ہے ؎

تمام عالم سے یہ مقصد تو پورا ہو نہیں سکتا

اعتراض یہ ہے کہ عالم کا عین "تقطیع سے گر گیا اعتراض صحیح ہے مگر خدا مغفرت کرے شعرائے فارسی کی کہ انھوں نے عربی پر ایسا تصرف کیا ہے کہ ایسی غلطیاں دعوتے سے ہوتی ہیں۔ ناصر علی سرہندی کہتے ہیں ؎

لے رنگ ابر بہاراین ہمہ بے رحمی چیست
خاک از مقدم تو خوں شدن عادت دارد

عاقل صاحب فرماتے ہیں ؎

ناتوانی تحتہ بند یک مقام عاقل مباش

ملا ظہوری صاحب عین عنایت فرماتے ہیں ؎

کہ سازم علاج عقل فرتوت را

حضرت شیرازی کا قول ہے ؎

باین افسانہ مجنون عشق عاقل نمی گردد

عرب عین کی قراءۃ حرف صحیح کی طرح کرتے ہیں۔ ایرانی اور ہندوستانی شاعر اسے حروف علت کے مشابہ سمجھتے اور اسی طرح قرأت کرتے ہیں یہ عجمیوں کا ایک بیجا تصرف ہے۔ رشید وطوالا سا مستند شاعر عین والف میں فرق نہ کرنے پر خود ہی جھلا کے کہتا ہے ؎

شاعران کشتگان این عین اند
بسکہ پوشیدہ می زند شمشیر

اگر عالم کی آنکھ تقلید شعرائے فارس چھوڑ دی جائے تو بجائے ہم اکثر الفاظ میں عین کو حلق سے نکالنے کی تکلیف گوارا نہیں کرتے۔ انھیں مستند قرار دے لیں اور بے تکلف تقطیع سے گراتے رہیں۔ ایسی حالت میں صرف اضافت بالکسر اور دیگر خصوصیات سے پرہیز کرنا پڑیگا۔

مضمون بیخودی کے سلسلے میں ہمنے ارادہ کیا تھا کہ فارسیوں کے تصرفات جو اونھوں نے عربی زبان میں کئے ہیں اور اونکے متصرفات جو اُردو میں قبول کر لئے

ہیں تفصیل کے ساتھ لکھیں مگر وہ سلسلہ ٹوٹ گیا۔

بہرحال "تمام عالم" میں "عالم صورۃ" عربی ہے اور باعتبار لہجہ اُردو اضافت نہیں ہے لہذا ازشلو رشید وطوالا کے ارشاد کے بموجب اختر صاحب بھی "دکشتہ عین مذکور ہیں۔" وہ تمام عالم "نظم کر گئے تو کوئی بیجا حرکت نہیں کی۔ اسی بند کا تیسرا مصرع یہ ہے ؎

الٰہی خود بخود لوح و قلم کلمہ پڑھ جاتا

اس پر اعتراض ہے کہ لفظ کلمہ کا لام مکسور ہونا چاہئے مگر یہ اعتراض محاورے پر ہے۔ اُردو کا محاورہ کلمہ پڑھتا ہے "دو کلمہ پڑھتا" یہ بھی مستند ہے "فلاں شخص فلاں کا کلمہ پڑھتا ہے" یعنی بہت عزیز رکھتا ہے مبالغہ کے ساتھ مدح ہے۔ ایسے مقام پر اگر کلمہ بکسر لام نظم ہوتا تو غلط اور خلاف محاورہ ہوتا۔

علی ہذا القیاس ؎

یہ بیت رسالت آسمان جاہ کے نیر

میں نیر الفتح یا مشدد ہے نیر بکسر یا کا۔ یہ تصرف بھی عام ہو چکا ہے۔ اور چنداں قابل گرفت نہیں ہاں اگر یہ ترکیب فارسی نیر مضاف الیہ ہونے کے بعد مختصر و مبرز کا قافیہ ہوتا تو غلط ہو جاتا۔

الحاصل جادو بیانجتنے اعتراضات تھے سب کا جواب ہمنے دے دیا ہے اور کوئی تعرض بایں لحاظ حضرت معترض کی ادبی استعداد سے نہیں کیا جسکی مضبوطی میں ہمیں کلام ہے کہ شاید وہ اپنی فہم و فراست کی نگاہ کی کجادائی سے اس تعرض کو گالی یا گالیوں کی بوچھار سمجھیں۔ ہم جناب معترض سے ملتمس ہیں کہ وہ اپنی استعداد کو کھینچ تان کے بڑھائیں اور اس قابل بنائیں کہ اتنی مرتبہ لوگ اون پر کامل الفن ہونے کا گمان کرنے لگیں۔ کیا معنی کہ اون کی نثر میں خود سیکڑوں غلطیاں ہیں ؎

نہ خراب حال کو زاہد نہ چھیڑ تو
تجھ کو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو

اودھ پنچ ہمیشہ صحت خیال کی حمایت کرتا ہے دوستی ملاقات سے اوس کے ایڈیٹر کے تعلقات نہیں بلکہ اوس کی ذات سے تعلق ہے۔ معترض صاحب کو خوف ہے کہ خواجہ علی محمد صاحب اون کے لئے کالی بازار

میں مار پیٹ کا انتظام فرمائیں گے۔ حضرت اگر خدا نخواستہ آپ پٹ گئے تو واللہ یقین اعتقاد رکھئے کہ اودھ پنچ کی ہمدردی آپ کے ساتھ ہو گی۔ اس وجہ سے کہ جب قلم میں طاقت موجود ہے تو جسمانی مار پیٹ کوئی چیز نہیں۔ دعا کیجئے کہ قلم کی مار نہ پڑے یہ بہت بڑی مار ہے۔ اور جب اس کا وار کاری ہوتا ہے تو خلقت کی ہمدردی ضارب کے ساتھ ہوتی ہے مضروب کے ساتھ نہیں ہوتی والسلام۔

راقم۔ خاکسار اوبار

حاجی مایوس و حاجی تمنائی

ہیں تو دو توبھائی مگر طبیعت مختلف پائی ہے۔

حاجی مایوس: "اجی خدا کیجھ ان نجدیوں سے انھوں نے مسجدیں ڈھائیں۔ قبریں کھود دیں"

حاجی تمنائی: "مگر بندہ ناامید نہیں۔ سنا صاحب! جب تک سانس ہے تب تک آس ہے"

حاجی مایوس: "میں نے بہت برا کیا جو ابن سعود کے متعلق حسن ظن رکھا۔ لاحول ولا قوۃ بڑی چوک ہوئی"

حاجی تمنائی: "مگر بندہ نہ کبھی ناامید تھا نہ ہے۔"

حاجی مایوس: "ہائے خداوہ ناپاک حرکتیں پھر دکھا جو میں دیکھ کے آیا ہوں"

تمنائی: "مگر میں ناامید نہیں ہوں"

مایوس: "یار و خدا کے لئے معاف کرو۔ میری وجہ سے تم گمراہ ہوئے"

تمنائی: "مگر میں تو مایوس نہیں ہوں"

مایوس: "اب تو بتے عزم ارادہ کر لیا ہے کہ اس مردود کی قرار واقعی خبر لونگا"

تمنائی: "بندہ اب بھی ناامید نہیں"

مایوس: "ہائے ہائے مولد پاک نبوی اور گندگی"

تمنائی: "زمیسیم هنوز نومید چه شود"

مایوس: "مسکن حضرت رسالت اور شرمناک افعال کا اڈا"

تمنائی: "اب بھی ناامید نہیں ہوں"

مایوس: "اسلام کی مقدس ہستیوں کے جسم مزار



"دہاں گھونٹ دو گلا اس کمبخت نے شام کی لڑائی میں کھنڈت ڈالی ہے - قرض نہیں ملتا"

"بڑے مردود ہو تو تم آؤ - یہہ لنگڑا تو ہے سخت جان"

اسلام سے انتقام لینے کی نیت سے ناپاک کے گئے ؟

تمنائی :- پھر بھی مین نا امید نہین ؟

مایوس :- سو تم نے چالیس روز تک مختلف مسائل پر بحث کی - مگر تو بہ کیسین تجھ مین جونک لگتی ہے گل تصویر بھی ہنستا ہے - شیر قالی بھی ڈکارتا ہے ؟

تمنائی :- پھر بھی امید کی راہ مین کوئی ٹیلا حائل نہین - دنیا بامید قائم ؟

مایوس :- ہائے کمبخت ناشدنی متعصب!

تمنائی :- امید امید امید ؟

مایوس :- بندہ دُنیا - بندہ زر ؟

تمنائی :- اُمید امید امید ؟

مایوس :- ہائے آرزوؤن کا دَم نکل گیا - لاش پڑی ہے ؟

تمنائی :- ایسے حقنے بھی ایجاد ہو چکے ہین جن کے استعمال سے مردے جی اوٹھتے ہین - بیار ند حقنۂ تازہ ایجاد و نیگرم سے احتقان سازند ؟

مایوس :- آہ! خانمان سوز جمہوریت اسلام خاک بر سر تو باد ؟

تمنائی :- اُمید امید

نومید مشو کہ عاقبت دور فلک
روزے براد بر کند پیا شد

مایوس :- جب تک وجود نحس ابن سعود ہے اور سو تک تدبیر اصلاح و فلاح بے سود ہے ؟

تمنائی :- آخر وہ بھی راہ پر آجائیگا - امید امید ؟

مایوس :- اب تو آنکھون سے بھی دیکھ چکے - کتنے سُننے کا بھی کوئی دقیقہ اوٹھا نہین رکھا - اے اللہ رحم کر ؟

تمنائی :- مگر مین اب بھی نا امید نہین - بھائی جو لوگ تمھاری طرح یاس کا شکار ہونگے وہ تمھارا ساتھ دین گے - اور جن کے سینے کے صندوق مین امید کا دھرا اوٹھلت رکھا ہے وہ میرا ساتھ دینگے - ہم اور تم دونو ہین بھائی بھائی سے بھائی اوسی طرح پیوست رہتا ہے جس طرح امید سے یاس - گل سے خار - گوشت سے ناخن - لہذا افتراق نہوگا - اور جب افتراق نہوگا تو ہر ایک خیال کے گروہ پر یا تم حاکم نظر آؤ گے یا مین ! ؟ بس پھر مین اور میرا اپنا سب ہی لوگ رونا ؟

خلق خدا مین آدھا حصہ میرا - آدھا تمھارا - دونو علحدہ اور دو تو ایک - امید! امید!! امید!!!

مایوس :- یہ سب کچھ سہی پھر بھی - اسلامی ریلک کا خیال تو گونگے کا خواب ہو جائیگا - جدہ سے مکہ تک ینبوع سے مدینہ تک ریل تو نہ بن سکے گی!

تمنائی :- امید! امید!! مین ہرگز مایوس نہین ؟

مایوس :- اسے اس کمبخت کے غرور کو تو دیکھو جنے کہا کہ ہندوستانیون کو چار ووٹ کا حق دو وہ غلام ہین اوسپر ایک مصری نامعقول بول اوٹھا کہ غلام کی قیمت ہیچ ہے - جب آزاد ہو جاتا تو اپنا حق مانگتا - اوسپر یہ ناشدنی مسکرایا - سچ پوچھو تو یہ مصر کا خرنا مشخص بھی غلام ہے - ہم بھی غلام ہین - اور جس کے ہم غلام ہین اوسی کا ابن سعود بھی غلام ہے ؟

تمنائی :- امید - امید - یوسف غلامی سے بادشاہی تک پہونچے - ہندوستان مین مدتون غلامون کی حکومت رہی - اجی امید - امید - امید ؟

مایوس :- اجی اُمید کی لاش کو دفن ہوئے مدتین گزرین - کیسی امید - کس بات کی امید ؟

تمنائی :- پھر بھی مین مایوس نہین -

ذرے کا بھی چمکے گا ستارہ
قائم جو زمین و آسمان ہے

مایوس :- نظام کا بھیجا ہوا انجنیر منہدم عمارتون کا ڈیڑھ کرور تخمینہ کرتا ہے - وہ خرچ کرنے کے لئے بھی آمادہ ہے مگر سعود کا بچہ بنوانے پر راضی نہین ہے ؟

تمنائی :- امید اُمید امید - ڈیڑھ کرور کی امید ہماری نگرانی کی امید ؟

مایوس :- اب یہی علاج ہے کہ حاجیون کی روانگی بند ہو تو یہ بھوکون مرے ؟

تمنائی :- اس کی فاقہ کشی بھی ہمارا دامن پکڑ لیگی لہذا مین مایوس نہین فقط -

راقم
جلوہ گر ہے اثر یاس و امید
دونو کا میل بھی ہے قابل دید

خط و کتابت مین نمبر خریداری ضرور لکھئے ورنہ التباس نام کی بدولت تعمیل مین غلطی ہو جائے تو ہم سے شکایت نہ کیجئے - فقط "منیجر"

مولانا پنچ کی نوٹ بک -

اب اور چاہتے کیا ہو پھیری ہو جائے

ہمارے وائسرائے کی خوش قسمتی دیکھئے آتے دیر نہین ہوئی کہ شاہی خزانۂ اختیارات مین نیابتی کی چار (۴) آئی اور گزٹ مین اعلان ہو گیا کہ -

مابدولت اپنے گورنر جنرل کو اپنی طرف سے یہ اختیار دیتے ہین کہ اگر وہ کسی حاکم ذی اختیار کو جس کا تعین ہماری جانب سے عمل مین آیا ہو بد چلنی کا ملزم سمجھے تو سکریٹری آف اسٹیٹ کی رائے شریک کرنے کے بعد اوسے کارمنصبی سے معطل کردے - اور خاص عدالت مقرر کرکے الزامون کی جانچ کرے -

"داشتہ آید بکار" کے اصول سے تو یہ نیا اختیار بجا ہے بیجا نہین - اختیار استعمال کرنے والے نے اگر اس اوزار کا استعمال صحیح طور پر کیا تو حکام پر دباؤ رہیگا مگر اللہ کالی رنگت کے ہندوستانیون کو اسکی زد سے بچائے اس لئے کہ گوری رنگت والے عموماً معصوم ہوتے ہین اونہین گناہ کی عادت نہین ہوتی - جس کا جی چاہے تاریخ اوٹھا کے دیکھ لے -

صاف گوئی

راجہ ابن سعود صاحب آدمی حاضر جواب ہین آپ نے انڈین ڈیلیگیٹ کو ایسا دندان شکن جواب دیا ہے کہ یاد ہی کرتا ہوگا -

ڈیلیگیٹ :- نجدی فوجون نے اہل حجاز کے ساتھ برا سلوک کیا ہزارون عورتین بچے بوڑھے بے قصور موت کے گھاٹ اوتارے فوج نے اونہین لوٹ لیا اور لوٹ کا حصہ آپ نے بھی پایا - کیا وہ مسلمان نہ تھے ؟

راجہ صاحب :- جی بجا ہے آپ کیا جانین اسلام کس چڑیا کا نام ہے کمبخت قبرون پر اپنے ماتھے رگڑتے تھے - بیماریون سے نجات پانے کی دعا قبرون سے مانگتے تھے - سب تو سب خود بچہ جنوانے سے قاصر تھے مگر بچہ بھی قبرہی سے مانگتے تھے - ایسے لوگ مسلمان نہین ہو سکتے مسلمان تو وہ ہے جو کبھی کسی ضرورت سے

بھی کسی کو سنا دینے نہ پائے اور منہ دھونے لگے۔ ایجانب اکثر پیٹ میں درد ہوتا ہے تو بے پانی لئے بیت الخلا میں چلے جاتے ہیں اور جو دو کو بھی یا ابتہ عمل کر کے نہیں [illegible] کر مبادا یہ پکڑنا بھی دعا میں شامل ہو جائے۔ بسا اوقات کلوخ سے استنجا کرنے خاطر پر مجبور ہو جاتا ہوں۔ بہر حال منقول ہر گز مسلم نہ تھے پھر اون کے خون کی بازپرس کیسی!!

میکرا سکوپی نکتۂ قانون

کئی وکیلوں نے ہم سے کہا کہ ہم نے مدتوں قانون کی خاک چھانی مگر اوس کے چھپے ہوئے رموز پر اب بھی ہمارا دسترس نہیں ہے

معلوم شد کہ ہیچ معلوم نشد

مثلاً آج تک ہمیں یہ دھوکہ نہ تھا کہ عدول حکمی کا نتیجہ برا نہ ہو تو عدول حکمی جرم نہیں [illegible] جنہیں پنڈت مدن موہن مالوی جنہوں نے اپنی اخلاقی جسارت سے یہ عقدہ حل کر دیا۔ اونہیں دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت حکم دیا گیا تھا کہ آپ جنگلے تشریف نہ لائیں۔ مگر اونھوں نے انکار کر دیا۔ گردن بلا دی وہ ناتھ ہو بیٹے جو کچھ جی میں آیا کیا بھی اور بڑی بات یہ کہ صحیح گئے سلامت پہنچے۔ پہلی قانونی جدت تو یہ ہوئی کہ ہاتھ پاؤں سے روک ٹوک نہیں کی گئی۔ دوسری جدت یہ ہوئی کہ سمن میں اسافتاکے ساتھ وکالتاً کی سہولت بھی دی گئی۔ تیسری جدت یہ کہ گو مداخلت حکم کے خلاف ہے مگر تقریر سے [illegible] ضرر نہیں پہونچا جنکی وحشت سے مجسٹریٹ صاحب قبل از ساعت پریشان تھے لہذا مقدمہ داخل دفتر۔ مبارک ہو پنڈت جی مبارک!!

مردمان می گویند کہ عدول از حکم بے سزا ممکن نیست مگر تو کردی و شد۔ حکومت جنگلات کو بھی مبارک کہ اور بات بڑھنے نہ دی۔

آثار برے ہیں

موتمر تجازت ہز ہائنس راجہ صاحب آف [illegible] مشورہ دیا ہے کہ عنقریب ہندوستان کا اتحاق حکومت ہند کے ساتھ کر لیں [illegible] ہاں میں ہاں ملائے اور کہتے ہیں یا ابن سعود تیست نہ کہ [illegible]

گو مانگنے سے چڑ حتی ہے سرکار ہماری
لیکن تو نہ چپ بیٹھ یہ طفلی تیسماری
ہاں بگوش دہا منہ زمان مپوش ہے

نامردی و مردی قدمے فاصلہ دارد

دوسری طرف آپ سرکار برطانیہ سے کہتے ہیں کہ بے جھجک سے مطالبہ منظور کر لو ورنہ لیگ آف نیشنز میں بڑی خفت و ندامت ہوگی وہ یقین کرے گی کہ برطانیہ آرسٹو کریسی یعنی شاہ پرستی پر جان دیتی ہے۔

امید نہیں ہے کہ ہز ہائنس راجہ صاحب بہادر مدت نہ پری کے بعد کفران نعمت کی جرات فرمائیں وانخود برطانیہ ایثار بے موقع کا ارتکاب کرے مگر بات یہ بھی تو ڑ دیا جائیگی۔

نور چشمی دولھن

اس حالت کے روا ہونے کو ابھی بہت زمانہ باقی ہے کہ ضلع گورداسپور کے جبل سالہ سناس صاحب نے بچیاسی عروس کی جوانی کی بہار دیکھیں جب تک دور حسن ہندہ تک پہونچیگا یہ بچاس برس جان عمر کی منزل طے کر چکے کو زر کی بر [illegible] [illegible] جیسے [illegible] ہے کی تو حضرت اپنی جوانی کو رو رہے ہوں گے اور دولھن اپنی بڑھاپے کو پیٹے گی۔ لیکن سر دست یہ تماشا دیدنی ہوگا کہ سناس صاحب اپنی دولھن کو گود میں لے کے میلاد کہلانے لے جائیں گے۔ دوست احباب پوچھیں گے کہ یہ صاحبزادی کب پیدا ہوئی سناس صاحب جھٹ سے قسم کھانے لگیں گے کہ یہ اپنی ہمارے بھی نہیں ہے۔ احباب کہیں گے ابھی تم بھی واللہ بڑے دل لگی باز ہو تو کی ہے دل لگی کرنے پر بھی منہ نہیں۔ ان باپ کی گود سے تہ [illegible] حسب عادت آپ نے کہہ کے دوستوں کے وہم کو یقین سے بدل دیگی۔

المختصرات من الملفوظات

خالص مال کہ کے آمیزش مال بیچنے پر کچھ لوگوں کو سزا ہوئی تو اونھوں نے باعلان آمیزش مال بیچنا شروع کر دیا اس طرح دھوکا دینے کے جرم سے چند روز بچ گیا مگر اب ضرورت ہے کہ آمیزش مال کی جانچ کی جائے ورنہ مضر صحت چیزوں کی آمیزش بھی دھڑلے سے ہوگی۔ اور ناجائز چیزوں کی بھی۔

کسی راجہ صاحب نے رنگ زیب کی تصویر بے جگہ لگا دی تھی نعمت خان عالی نے ہجو کہا۔ گنجے نے شکوہ بے [illegible] کی شکایت ہے۔ اب سنتے ہیں کہ مہاتما گاندھی کی تصویر کونسل ہال مدراس میں آویزاں ہوگی غلطیاں کونسل ہال کو تبعیض کی شکایت نہیں ہے۔

ایران سے بھی کچھ خستہ فساد کی خبریں آتی ہیں مگر یہیں معلوم ہوتا ہے کہ ایک جوش ہے [illegible] قبول سلطنت سے سرکشی جو قطعی نہیں ہے [illegible] سلطنت متعلق نہیں۔ ان جھگڑوں کی روک سے نگاہ [illegible]

مایوس نہ ہو

اگرچہ اشتہاری ادویہ نے لوگوں کو بدظن کر دیا ہے مگر ہم آپ کو موقع دیتے ہیں کہ طلائے عجیب بطور نمونہ صرف ۵ یوم کے لیے قیمتی پندرہ آنہ علاوہ محصول کے طلب فرمائیں اور عرصہ میں یہ حیرت انگیز طلا بلا آبلہ ڈالے عضو مخصوص کو موٹا قوی اور دراز کر کے خمی کجی لاغری سستی کوتاہی نیز...... کے منحوس اثرات کو دور کر کے دوبارہ شباب کا لطف پیدا کر دے تو بقیہ ۱۶ یوم کے لیے طلا صرف دو روپیہ ۸ آنہ طلب فرمائیں ا۲ یوم تک...... سے پرہیز کریں خواہ نفس وہ مجبور بھی کرے پوری شیشی کے ہمراہ جوب مقوی باہ و دافع جریان قیمتی عہ ہمراہ بلا قیمت روانہ ہوگا پوری شیشی برائے ۲۱ یوم بے محصول دو روپیہ تیرہ آنہ خریدار ہوگا پوری شیشی کے خریدار سے بصورت عدم نفع واپسی قیمت اور دس سال کے اندر آزمائش ہونے کی صورت میں دوبارہ مفت بھیجنے کا وعدہ۔ منیجر دوا خانہ غلطان العلاج لکھنؤ

نمونہ بازی

ایک وبا ہے جسے نمونہ بازی کہتے ہیں عموماً لوگ دو پیسے اپنے اور دو آنے ہمارے برباد کرتے اور پرچہ دیکھ کے خاموش ہو رہتے ہیں۔ وام بہم پہنچتا ہے کہ یہ آنا تو دوسری بات ہے مضامین بھی آئے یا نہیں ہر پرچہ میں نئے مضامین ہوتے ہیں یہ ممکن ہے کہ یہ پرچہ آپ کے مذاق کے موافق نہ ہو لہذا بہتر یہی ہے کہ ایک سہ ماہی کے خریدار بن جائیے اور حضرت اودھ پنچ کے علمی فیض سے محض ایک نمبر دیکھ کے محروم نہ رہیے۔

آئندہ نمونہ بھیجا نہ جائے گا۔ قیمت سہ ماہی تین روپیہ بذریعہ منی آرڈر روانہ کیجیے۔ وی پی نہ منگائیے بشرط پسند ۲ ہفتے کے اندر بقیہ دو روپیہ بھیج دینے پر میعاد سہ ماہی کی توسیع سال بھر کے لیے کر دی جائے گی۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سدھا سندھو کف۔ کھانسی ہیضہ۔ درد پیٹ درد قے۔ دست۔ سنگرہنی۔ نقل نزلہ زکام وغیرہ

کے امراض کے لیے خوش ذائقہ دوائی جو صرف پانی میں چند قطرے ڈال کر دینے سے فوراً جادو کا سا اثر کرتے ہیں

قیمت ۱۰ ہر جگہ بکتا ہے

دو روپیہ گج کیسری لینے والوں کو باجلن کے جڑ سے کھونے والی دوائی دو قیمت عہ

بال سدھا بچوں کی کمزوری کو دور کر کے بدن کو مضبوط فربہ اور پھرتیلا بنانے والی میٹھی دوا قیمت ۱۲/

ڈاک خرچ علیحدہ لگے گا

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب کرو

بال بہار آفس چاندنی چوک دہلی سول ایجنٹ برائے دہلی پنجاب

سول ایجنٹ اندر چند اینڈ کو لکھنؤ

ہمارے یہاں کے سول ایجنٹ لطیف مرزا اینڈ سنس کھجوا لکھنؤ

دوزخ کا نمونہ

دیکھنا چاہو تو اس گھر میں جاؤ جہاں مرد عورت سے کمزور ہو کیونکہ ایسا مرد اور کمزور جسم والوں کے اولاد بھی پیدا نہیں ہوگی۔

فیٹا

اس عیب کو دور کرتا ہے اس کے استعمال سے فربہی اور دراز ہی پیدا ہو جاتی ہے اور انسان ہر طرح کمل ہو جاتا ہے دکھاوا نہیں بلکہ لگایا جاتا ہے۔ کوئی تکلیف اور پرہیز نہیں

قیمت نمبر ۱ برائے عوام تین روپیہ آٹھ آنہ

نمبر ۲ برائے روسا دس روپیہ آٹھ آنہ

ہمارے عجیب غریب تحفوں کا حال ضرور منگا کر دیکھیے

دو پیسہ کا کارڈ بیکار نہیں جائیگا حوالہ اخبار دیں

پتہ مرسائن گھر شاہجہان پور

مبلغ بیس روپیہ کا نقد انعام

ہمارے نمبر ۲۰ ماہ نومبر کی اشاعت کو دیکھئے جس میں دو سو اس سے بیس سال کتابیں ہیں۔ آپ کی کوشش سے معمہ حل ہو جائے تو اس سے ظاہر ہوتا ہے اس بات کا بہت سے متعدد محبات اور سیکڑوں خفیہ باتیں ہیں۔ ونک کے کسی شخص کو دوست کے لیے ہی سکھلوں کا مشرق کو ماشق کا مبلغ ہوتا۔ جیسی مشکل ہو کی برکت سے تمام کامیابی ہوئی کا میابی ملی کو مشکل کو اور بیا جو ہو وہ تم ان پارسلوں میں سے مبلغ عہ کے نوٹ تقسیم کر کے بقیہ ۱۰۰ پارسلوں میں ڈال دیے گئے ہیں جس سے انعامی پارسلوں کا وقت انکمی ہوگی۔ جو صاحب نقد روپیہ حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ ایک کارڈ آنے کی کمی کر کے انعامی پارسل بیچ محصول ایک کارڈ کا منی آرڈر طلب فرمائیں۔ جلدی انعامی پارسل خرید لیے ورنہ بعد اختتام سخت افسوس ملنا پڑے گا یہ نہ ہوگا اور نہ شرعاً ناجائز ہے۔

تحفۂ انعام جدید مشتہری و مشکل جناب سید محمد باقر صاحب قبلہ قیمتی عہ

منیجر اردو بک ایجنسی لکھنؤ سے طلب فرمایئے

سیاحت ظریف

یعنی

منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی

کا

منظوم سفرنامۂ عراق

عجب عجیب نظم ہے پڑھیے اور شاعر کی شاعرانہ مشاقی سے فائدہ اٹھائیے۔ قیمت فی جلد...... ۶/

ٹکٹ بھیج دیجیے وی پی اور منی آرڈر بھیجئے ۶۔

المشتہر:۔ منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ہر بیماری کا علاج خود کر لو

جو صاحب حکیم عیسی پرشاد اگروال کی بنائی ہوئی کتاب مجربات عیسی کا خوب مطالعہ کر لیجئے وہ اپنی وغیرہ مردوں کی ہر ایک بیماری کا علاج نہایت ہی عمدگی سے ساتھ کر سکتے ہیں بلکہ بیمار ہی نہ ہوں اور اگر وہ چاہیں تو اس کے ذریعہ دوا علاج میں سیکڑوں روپیہ کما سکتے ہیں اس میں ہر ایک بیماری کے وہ دوا پائے نسخے مندرج ہیں جو کوڑیوں میں تیار ہوتے اور اشرفیوں کے فائدہ دکھلاتے ہیں قیمت فی کتاب مجلد ایک روپیہ علاوہ محصول چار آنہ ہے ایک ساتھ خریدنے پر ایک کی قیمت مفت لی۔ جو صاحب ریٹل اردو پڑھے لکھے ہوں وہ شریف ذات کے نام مع پورے پتہ کے لکھ کر بھیجیں تو ان کو "چراغ صحت" نامی رسالہ مفت بھیجا جائے گا۔

المشتہر

منیجر دفتر چراغ حکمت علیگڑھ شہر (یوپی)